|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر 144603120159

محترم مفتی عبدالوہاب صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

1۔ گزارش عرض یہ ہے کہ میں نےاپنا فلیٹ بیچ دیا ہےاور اس سے ملنے والی رقم اپنے ایک بیٹا کو مکان خریدنے کے لیے بطور قرض حسنہ دیا ہے، ساتھ ہی میں نے اپنا وصیت نامہ تحریرکردیا ہے کہ جو رقم میں نے تمہیں دی ہےبعد ازمرگ تمام وارثوں میں شرعی حکم کے مطابق تقسیم کردے،جس کا میں نے اس سے تحریری طور پر لےلیا ہے،لیکن میرے دو بیٹوں اور ایک بیٹی کو یہ اعتراض ہے کہ یہ جو مکان خریدا جارہا ہےاس میں ہمیں بھی حصہ دار بنایا جائے جو کہ ناممکن ہے کیونکہ جو بیٹا یہ مکان خرید رہا ہے وہ زیادہ رقم لگا رہا ہےاور اسنے مجھ سے یہ رقم بطور قرض حسنہ لیا ہے اس بارے میں کیا حکم ہے؟

2۔ اگر یہ نیا مکان میں اپنے نام سےخریدوں اور وہ میرا بیٹا جو رقم لگا رہا ہے تو اس کے رقم کے بارے میں کیا حکم ہے؟کیونکہ شرعی طور پر بیٹا اپنے والد کو جو رقم دے گا بعد ازمرگ وہ رقم تمام وارثوں کے درمیان تقسیم ہوجائیگا تو اس کے ساتھ زیادتی ہوگی کیونکہ یہ تمام رقم اس کی ذاتی کمائی ہےان تمام چیزوں کا مکمل شرعی طور پر جواب دے کر ممنون فرمائیں۔

مستفتی:محمد بابر اقبال

سی 72،فرینڈز ہائٹس بلاک کے،نارتھ ناظم آباد کراچی

03442141125

الجواب حامدا ومصلیا

1۔ واضح رہے کہ ہر شخص اپنی زندگی میں اپنے مال و جائیداد کا مالک و مختار ہوتا ہے وہ ہرجائز تصرف اس میں کرسکتا ہے کسی کو یہ حق نہیں کہ اس شخص کو اپنی ملکیت میں تصرف کرنے سے منع کرے ،لہذا صورت مسئولہ میں سائل اپنے ایک بیٹے کو اپنی رقم بطور قرض دے رہے ہیں توکسی کوان پر اعتراض کا حق نہیں،جبکہ وہ وصیت بھی کررہےہیں کہ اگر وہ بیٹاسائل کی زندگی میں یہ رقم واپس نہ کرسکاتوسائل کے مرنے کے بعد وہ رقم ان کے ورثاء میں ان کے شرعی حِصص کے مطابق تقسیم کرنے کا پابند ہوگالہذا دیگر ورثاء کا مکان میں حصہ دار بنانے کا مطالبہ درست نہیں۔

2۔ بہتر یہ ہے سائل نیا گھر اپنے اور اپنے بیٹے کے نام سے خریدے جس میں ہر ایک کی ملکیت کا تعین ہو،اگر ایسا ممکن نہ ہوتو نیا مکان سائل اپنے نام سے خریدے اور اس بات کی وصیت کردے کہ اس گھر کا آدھا حصہ مثلاًمیرے بیٹے کی ملکیت ہے جو اس نے اپنی ذاتی کمائی سے خریدا ہے اس آدھے حصے میں میری ملکیت نہیں،اور بقیہ آدھے گھر کا میں مالک ہوں لہذا میرے مرنے کے بعد میری وراثت اس آدھے گھر(جو میری ملکیت ہے)میں میرے شرعی ورثاء میں جاری ہوگی۔



واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ:محمد عباس غفر اللہ لہ ولوالدیہ

جامعہ مدنیہ،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

14/03/1446ھ

19/09/2024ش

14/03/1446ھ

19/09/2024ش